معراج النبی ﷺ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے ایک حصے میں براق کے ذریعے مکہ سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کروائی گئی۔ اس سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ پھر مسجد اقصیٰ سے سات آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک کی سیر کرائی گئی۔ اس سفر کو معراج کہتے ہیں۔ یہ دونوں سفر حالت بیداری میں ہوئے۔ اس پر متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں۔ زنادقہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اسے بعید خیال کرتے ہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ عَقْدِ أَئِمَّةِ السُّنَّةِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِهٖ إِلَى السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى .

''ائمہ سلف اور خلف کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو آسمانوں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک معراج کرائی گئی۔'' (العُلو للعَلِي الغفّار، ص 102)

❁ **نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:**

أَجْمَعَ الْقَائِلُونَ بِالْأَخْبَارِ، وَالْمُؤْمِنُونَ بِالْآثَارِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْرِيَ بِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، بِنَصِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عُرِجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ

وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ حَتّٰى إِلٰى فَوْقِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَإِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ جَمِيعًا، ثُمَّ عَادَ مِنَ السَّمَاءِ إِلٰى مَكَّةَ قَبْلَ الصُّبْحِ.

''احادیث وآثار پر ایمان رکھنے والوں کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کے ایک حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کرایا گیا۔ یہ قرآنی نص ہے۔ پھر آپ ﷺ کو جسم اور روح کے ساتھ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک، یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ پھر آپ ﷺ فجر سے پہلے پہلے آسمان سے مکہ واپس پہنچ گئے۔''

(قطف الثَّمر في بيان عقيدة أهل الأثر، ص 117)

متواتر احادیث:

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُونَ عَلٰى أَنَّهٗ أُسْرِيَ بِجَسَدِهٖ وَرُوحِهٖ فِي الْيَقَظَةِ وَتَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ عَلٰى ذٰلِكَ.

''اکثر اہل علم کے مطابق نبی کریم ﷺ کو حالت بیداری میں جسم اور روح کے ساتھ سیر کرائی گئی۔ اس پر متواتر صحیح احادیث دلالت کناں ہیں۔''

(تفسير البغوي: 105/3)

❀ امام قوام السنہ اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

ثُمَّ الْأَخْبَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ بِالْأَسَانِيدِ الْمُتَّصِلَةِ أَنَّهٗ عُرِجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ.

''متواتر اور متصل احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی طرف معراج کروائی گئی۔''(الحُجّة في بيان المحجة :538/1)

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) نے احادیث اسرا کو متواتر قرار دیا ہے۔

(تفسير القُرطبي : 205/10)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمِعْرَاجُ إِنَّمَا كَانَ مِنْ مَكَّةَ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ.

''سفر معراج کا آغاز مکہ سے ہوا، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے، نیز قرآنی نص اور متواتر احادیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔''(مَجموع الفتاویٰ : 387/3)

۞ علامہ عبدالعزیز بن احمد بخاری حنفی رحمہ اللہ (۷۳۰ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ ثَابِتٌ مَشْهُورٌ تَلَقَّتْهُ الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ وَهُوَ فِي مَعْنَى التَّوَاتُرِ فَلَا وَجْهَ إِلٰى إِنْكَارِهِ.

''معراج والی حدیث ثابت اور مشہور ہے، امت نے اسے تلقی بالقبول سے نوازا ہے، جو کہ معنوی طور پر متواتر ہے، اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔''

(كشف الأسرار : 171/3)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) نے حدیث معراج کو متواتر قرار دیا ہے۔

(اجتماع الجيوش الإسلامية، ص 98)

۞ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۸۸ھ) نے حدیث معراج کو متواتر کہا ہے۔

(لَوامع الأنوار البَهيّة :191/1، لوائح الأنوار السُّنِّية، ص 357)

۞ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُعُودُہٗ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ إِلٰی مَا فَوْقَ السَّمٰوَاتِ وَقَدْ نَطَقَ بِھٰذَا الْکِتَابِ الْعَزِیزِ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْأَحَادِیثُ تَوَاتُرًا لَا یَشُکُّ مَنْ لَہٗ أَدْنٰی إِلْمَامٍ بِعِلْمِ السُّنَّۃِ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ إِلَّا مُتَزَنْدِقٌ وَلَیْسَ بِیَدِہٖ إِلَّا مُجَرَّدُ الْإِسْتِبْعَادِ وَلَیْسَ ذٰلِک مِمَّا تُدْفَعُ بِہِ الْأَدِلَّۃُ وَیُبْطَلُ بِہِ الضُّرُورِیَّاتُ وَإِلَّا لَکَانَ مُجَرَّدُ إِنْکَارِ وُقُوعِ الشَّيْءِ الْمُبَرْھَنِ عَلٰی وُقُوعِہٖ کَافِیًا فِي دَفْعِہٖ وَذٰلِکَ خِلَافُ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ .

''نبی کریم ﷺ کو معراج والی رات آسمانوں سے اوپر لے جایا گیا، یہ آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ اس پر قرآن کریم اور متواتر احادیث دلیل ہیں۔ جس کے پاس سنت کا معمولی سا علم بھی ہو، وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اس کا انکار زندیق ہی کر سکتا ہے۔ منکرین معراج کی دلیل بس یہی ہے کہ (ایک ہی رات میں اتنا سفر کرنا) ممکن نہیں۔ حالاں کہ اس اعتراض سے دلائل کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس سے ضروریات دین کو جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ورنہ تو دلائل سے ثابت کسی بھی واقعہ کو رد کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے وقوع پذیر ہونے کو ناممکن قرار دے دیا جائے، جبکہ یہ بات عقل اور نقل کے ہی خلاف ہے۔''

(إرشاد الثّقات إلی اتّفاق الشّرائع، ص 58)

۞ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) نے حدیث معراج کو متواتر

قرار دیا ہے۔(قطف الثّمر في بيان عقيدة أهل الأثر، ص 57)

❁ علامہ کتانی رحمہ اللہ (۱۳۴۵ھ) نے حدیث اسرا کو متواتر قرار دیا ہے۔

(نظم المُتناثر، ص 219)

① سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.

''جب قریش نے مجھے (حدیث معراج) جھٹلایا، تو میں مقام حجر پر کھڑا ہوا، اللہ نے میرے اور بیت المقدس کے مابین تمام پردے ہٹا دیے، تو میں انہیں دیکھ کر بیت المقدس کی تمام علامات بتانے لگا۔''

(صحيح البخاري : 3886، صحيح مسلم : 170)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ : فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَ ةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ

يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ ـيَعْنِي نَفْسَهُـ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ.

''میں اس وقت مقام حجر پر تھا، قریش مجھ سے رات کے سفر کے متعلق پوچھ رہے تھے، انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ ایسی نشانیاں پوچھیں، جو مجھے یاد نہ تھیں، مجھے اتنا صدمہ ہوا جتنا کبھی نہ ہوا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میری آنکھوں کے سامنے کر دیا، میں اسے دیکھنے لگا، پھر قریش نے مجھ سے جو بھی پوچھا، میں نے انہیں بتا دیا۔ میں انبیاء کی جماعت کے پاس گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھی، وہ متناسب جسم تھے، جیسے قبیلہ (ازدِ) شنوءہ میں سے ہوں۔ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، آپ سب سے زیادہ عروہ بن مسعود ثقفی کے مشابہ تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی نماز ادا کر رہے تھے، ان کی شکل وصورت مجھ سے ملتی تھی، اتنے میں نماز کا وقت ہوا، تو میں نے تمام انبیا کو امامت کرائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد (آسمانوں پر پہنچے)، تو جبریل نے کہا: محمد! صلی اللہ علیہ وسلم یہ آگ کا فرشتہ ''مالک'' ہے، اسے سلام کیجئے، میں اس کی طرف متوجہ ہی ہوا تھا کہ اس نے مجھے پہلے سلام کہہ دیا۔''

(صحيح مسلم: 172)

③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ، فَظِعْتُ بِأَمْرِي، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ فَقَعَدَ مُعْتَزِلًا حَزِينًا، قَالَ: فَمَرَّ بِهِ عَدُوُّ اللّٰهِ أَبُو جَهْلٍ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ: هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّهُ أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ قَالَ: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُرِ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ، مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَهُ الْحَدِيثَ إِنْ دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ دَعَوْتُ قَوْمَكَ تُحَدِّثُهُمْ مَا حَدَّثْتَنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَيَّا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ حَتّٰى قَالَ: فَانْتَفَضَتْ إِلَيْهِ الْمَجَالِسُ، وَجَاؤُوا حَتّٰى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا، قَالَ: حَدِّثْ قَوْمَكَ بِمَا حَدَّثْتَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ، قَالُوا: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمِنْ بَيْنِ مُصَفِّقٍ، وَمِنْ بَيْنِ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، مُتَعَجِّبًا لِّلْكَذِبِ زَعَمَ قَالُوا: وَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ؟ وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَلَدِ، وَرَأَى

الْمَسْجِدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ، قَالَ : فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ حَتّٰى وُضِعَ دُونَ دَارِ عِقَالٍ أَوْ عُقَيْلٍ فَنَعَتُّهُ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، قَالَ : وَكَانَ مَعَ هٰذَا نَعْتٌ لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ : فَقَالَ الْقَوْمُ : أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَصَابَ .

''معراج کی رات جب میں نے مکہ میں صبح کی، تو گھبرا گیا اور میں جانتا تھا کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے۔ پریشان حال الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اللہ کے دشمن ابو جہل کا گزر ہوا، یہ آ کر رسول اللہ کے پاس بیٹھ گیا، استہزائیہ لہجے میں کہنے لگا، کچھ ہوا ہے؟ تو رسول ﷺ نے فرمایا: ہاں، کہا: کیا ہوا؟ فرمایا: مجھے رات سیر کروائی گئی۔ کہاں کی؟ فرمایا: بیت المقدس کی۔ کہا: اور صبح تک تم ہمارے پاس بھی پہنچ گئے؟ فرمایا: ہاں۔ تو ابو جہل نے تکذیب نہ کی، صرف اس ڈر سے کہ اگر وہ لوگوں کو بلائے گا، تو لوگ اس کی بات پر یقین نہیں کریں گے، کہنے گا: کیا خیال ہے، اگر میں تیری قوم کو بلاؤں، تو تم انہیں بھی وہی بات بیان کرو گے، جو مجھے بیان کی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ابو جہل نے آواز لگائی: اے بنو لعب بن لؤی کی جماعتو! آ جاؤ۔ لوگ اپنی مجالس چھوڑ کر آئے اور نبی کریم ﷺ اور ابو جہل کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ ابو جہل کہنے لگا: اپنی قوم کو وہی بات بیان کرو، جو تم نے مجھے کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے رات سیر کروائی گئی، لوگ کہنے لگی: کہاں کی؟ فرمایا: بیت المقدس کی۔ کہنے لگے: اور پھر صبح تک آپ ہمارے پاس بھی پہنچ گئے؟ فرمایا: ہاں۔ (یہ سن کر)

کچھ لوگ تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے بزعم خود اس جھوٹ پر تعجب کرتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ لیے۔ کہنے لگے: ہمیں مسجد (اقصیٰ) کی نشانیاں بتا سکتے ہو؟ کیونکہ کچھ لوگوں نے اس شہر کا سفر کیا ہوا تھا اور مسجد بھی دیکھی ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں نشانیاں بیان کرنے لگا، بتاتے بتاتے مجھے کچھ نشانیوں میں التباس ہونے لگا، تو میرے سامنے مسجد لائی گئی، میں نے دیکھا کہ اسے دار عقال یا عقیل کے پیچھے رکھ دیا گیا، اسے دیکھ دیکھ کر میں نشانیاں بیان کرنے لگا، ان میں سے بعض نشانیاں تو مجھے یاد بھی نہ تھیں۔ لوگ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اس (نبی ﷺ) نے نشانیاں تو ساری صحیح ہی بتائی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 309/1، مصنّف ابن أبي شيبة : 11/461-462، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 11285، المُعجم الكبير للطَّبَراني : 167/12، دلائل النُّبُوّة للبيهقي : 263/2-264، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الدّر المنثور : 222/5)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا أَبْلَغُ فِي الْمُعْجِزَةِ وَلَا اسْتِحَالَةَ فِيهِ فَقَدْ أُحْضِرَ عَرْشُ بِلْقِيسَ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ لِّسُلَيْمَانَ وَهُوَ يَقْتَضِي أَنَّهٗ أُزِيلَ مِنْ مَكَانِهٖ حَتّٰى أُحْضِرَ إِلَيْهِ وَمَا ذَاكَ فِي قُدْرَةِ اللّٰهِ بِعَزِيزٍ .

''یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے اور اس میں ناممکنات والی کوئی بات نہیں، بلقیس کا عرش جب پلک جھپکنے کی دیر میں حاضر کیا جا سکتا ہے، جو کہ اپنی جگہ سے

اٹھایا گیا تھا، تو یہ بھی اللہ کی قدرت سے کچھ ورے نہیں ہے۔‘‘

(فتح الباري : 200/7)

④ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ لَيْلَتِهٖ، فَحَدَّثَهُمْ بِمَسِيرِهٖ، وَبِعَلَامَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَبِعِيرِهِمْ، فَقَالَ نَاسٌ، قَالَ حَسَنٌ : نَحْنُ نُصَدِّقُ مُحَمَّدًا بِمَا يَقُولُ؟ فَارْتَدُّوا كُفَّارًا، فَضَرَبَ اللّٰهُ أَعْنَاقَهُمْ مَعَ أَبِي جَهْلٍ، وَقَالَ أَبُو جَهْلٍ : يُخَوِّفُنَا مُحَمَّدٌ بِشَجَرَةِ الزَّقُّومِ، هَاتُوا تَمْرًا وَّزُبْدًا، فَتَزَقَّمُوا، وَرَأَى الدَّجَّالَ فِي صُورَتِهٖ رُؤْيَا عَيْنٍ، لَيْسَ رُؤْيَا مَنَامٍ، وَعِيسٰى، وَمُوسٰى، وَإِبْرَاهِيمَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ؟ فَقَالَ : أَقْمَرُ هِجَانًا، قَالَ حَسَنٌ : قَالَ : رَأَيْتُهٗ فَيْلَمَانِيًّا أَقْمَرَ هِجَانًا، إِحْدٰى عَيْنَيْهِ قَائِمَةٌ، كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، كَأَنَّ شَعْرَ رَأْسِهٖ أَغْصَانُ شَجَرَةٍ، وَرَأَيْتُ عِيسٰى شَابًّا أَبْيَضَ، جَعْدَ الرَّأْسِ، حَدِيدَ الْبَصَرِ، مُبَطَّنَ الْخَلْقِ، وَرَأَيْتُ مُوسٰى أَسْحَمَ آدَمَ، كَثِيرَ الشَّعْرِ ـقَالَ حَسَنٌـ : الشَّعَرَةِ، شَدِيدَ الْخَلْقِ، وَنَظَرْتُ إِلٰى إِبْرَاهِيمَ، فَلَا أَنْظُرُ إِلٰى إِرْبٍ مِّنْ آرَابِهٖ، إِلَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ مِنِّي،

كَأَنَّهُ صَاحِبُكُمْ، فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَلِّمْ عَلٰى مَالِكٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ .

''نبی کریم ﷺ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی، پھر اسی رات واپس آئے اور قریش کو اپنی رات کی سیر کا بتایا، نیز بیت المقدس کی نشانیوں اور قریش کے (تجارتی) اونٹوں کے بارے میں خبر بھی دی۔ قریش کہنے لگے: کیا ہم محمد (ﷺ) کی بات پر اعتبار کر لیں؟ اور جھٹلاتے ہوئے واپس پلٹ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے ساتھ انہیں بھی قتل کر دیا۔ ابوجہل (مذاق کرتے ہوئے) کہتا تھا: محمد (ﷺ) ہمیں تھور کے درخت (کھانے) سے ڈراتا ہے، کھجور اور مکھن لاؤ اور اس تھور کو کھاؤ!۔ نبی کریم ﷺ نے دجال کو اس کی اصلی صورت میں اپنی آنکھوں سے دیکھا، نہ کہ خواب میں۔ اسی طرح عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو بھی دیکھا۔ نبی کریم ﷺ سے دجال کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: وہ بالکل واضح اور بری شکل کا تھا۔ (راوی حدیث) حسن نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: اس کا جسم بہت بڑا تھا اور بالکل واضح اور ناشائستہ تھا۔ اس کی ایک آنکھ سیدھی تھی، گویا دہکتا ستارہ۔ اس کی سر کے بال یوں تھے کہ جیسے کسی درخت کی ٹہنیاں ہوں۔ میں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ جو جوان عمر، سفید رنگت، (سیدھے اور معمولی) گھنگھریالے بال، تیز نظر اور دبلے پتلے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، آپ گندم گو، گھنے بالوں والے اور مضبوط الجثہ تھے۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، میں نے ان کی ہر نشانی اپنے اندر پائی، گویا کہ وہ میں ہی ہوں۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ مالک (داروغۂ جہنم) کو سلام کہیے، تو

میں نے انہیں سلام کہا۔''

(مسند الإمام أحمد :374/1، تهذيب الآثار للطّبري : 408، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهٗ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهٗ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا .

''میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت پھاڑی گئی، جس سے جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوئے اور میرا سینہ چاق کیا گیا، پھر اسے زمزم سے دھویا گیا، پھر حکمت وایمان سے بھری سونے کی ایک تھالی لائی گئی اور اس (حکمت وایمان) کو میرے سینے میں ڈال دیا گیا۔ پھر میرے سینے کو بند کر دیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔''

(صحيح البخاري : 349، صحيح مسلم : 163)

⑥ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ، قَالَ : فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ : فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ

فَجَاءَ نِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ : مَنَ أَنْتَ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ : مَنَ أَنْتَ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ : مَنَ أَنْتَ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا هُوَ قَدِ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ :

وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قَالَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾(مريم : 57)، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ : وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا

وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَبَيْنَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً، قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقُلْتُ : قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ .

''میرے پاس براق لایا گیا، یہ سفید رنگ کا ایک لمبوترا جانور تھا، گدھے سے بڑا اور خچر سے ذرا چھوٹا، جہاں نگاہ جاتی وہاں اس کے قدم پڑتے، میں اس پر سوار ہو گیا اور ہم بیت المقدس تک پہنچ گئے، بیت المقدس پہنچ کر اس کو ایک کڑے سے باندھ دیا گیا، یہ وہ کڑا ہے، جہاں انبیائے کرام بھی اپنے جانور باندھا کرتے تھے۔ میں نے مسجد میں داخل ہو کر (انبیا کو) دو رکعت نماز پڑھائی، پھر جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ لائے، میں نے دودھ لے لیا، جبریل علیہ السلام کہنے لگے: آپ نے فطرت کا انتخاب کیا ہے، پھر مجھے لے کر آسمان کی طرف چل دیئے، جب ہم پہلے آسمان پر پہنچے، تو جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا، پوچھا گیا: کون؟ بتایا: جبریل، ساتھ کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کیا ان کو بلوایا گیا؟ کہا: جی ہاں بلوایا گیا، دروازہ کھول دیا گیا، یہاں آدم علیہ السلام نے استقبال کیا، انہوں نے مجھے خیر کی دعا دی اور ہم دوسرے آسمان کی طرف نکل گئے، وہاں بھی سوال وجواب ہوئے، کون؟ فرمایا: جبریل، ساتھ کون؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا: کیا بلاوا بھیجا گیا؟ فرمایا: جی بھیجا گیا، دروازہ کھل گیا، یہاں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام موجود تھے، انہوں نے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی، ہم تیسرے آسمان کی طرف نکل گئے، تیسرے آسمان پر وہی سوال جواب ہوئے اور

دروازہ کھول دیا گیا، یہاں یوسف علیہ السلام موجود تھے، ان کو دنیا کا نصف حسن دیا گیا ہے، انہوں نے مرحبا کہا، دعائے خیر کی اور ہم چوتھے آسمان کی طرف چل دیئے، یہاں ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾(مریم : 57)''ہم نے ان کو بلند مقام پر فائز کیا۔'' انہوں نے بھی مرحبا کہا اور دعائے خیر دی، اب پانچویں آسمان کی طرف نکلے، پہلے والے سوال جواب کے بعد دروازہ کھول دیا گیا، یہاں ہارون علیہ السلام تھے، انہوں نے مجھے دعا دی ہے اور مرحبا کہا، پھر چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کے ساتھ بھی یہی مکالمہ ہوا، ہم ساتویں آسمان پر آ گئے، یہاں ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، بیت المعمور پر روزانہ ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی، یہاں سے مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے اور بیر مٹکوں جتنے تھے، اس کے حسن و جمال کی تعریف کرنے پر ایک انسان قادر ہی نہیں ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو وحی کرنی تھی، سو کی۔ دن رات میں پچاس نمازیں فرض کر دیں، میں وہ لے کر اترا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں، کہنے لگے: میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے، آپ کی امت یہ نہیں پڑھ پائے گی، جایئے اور کچھ نمازیں کم کروا لایئے۔ میں رب کے پاس گیا اور عرض کیا: اے رب! میری امت پر کچھ تخفیف کر دے، تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دی، میں موسیٰ علیہ السلام

کے پاس گیا اور انہیں پانچ نمازیں کم ہونے کی خبر دی، تو انہوں نے پھر فرمایا: دوبارہ جایئے اور مزید کم کروالایئے، آپ کی امت نہیں پڑھ پائے گی۔ میں اللہ اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب دن رات میں پانچ نمازیں (پڑھنی) ہیں، ہر نماز کے بدلے دس نمازوں کا اجر ہے، اس طرح پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں۔ نیز جس نے نیکی کا ارادہ کیا، لیکن اسے نہ کرسکا، تو اس کے لیے مکمل ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس نے وہ نیکی کر لی، تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اسی طرح جس نے برائی کا ارادہ کیا، لیکن اسے انجام نہ دیا، تو اس کی کوئی برائی نہ لکھی جائے گی، (بلکہ ایک نیکی لکھی جائے گی) اور جس نے اپنا برائی کا ارادہ پورا کرلیا، اس کی صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں یہ سب بیان کیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ تخفیف کا سوال کرنے کو کہا، میں نے عرض کیا: اب مجھے رب سے حیا آتی ہے۔'' (صحيح مسلم : 162)

۷ سیدنا مالک بن صعصعہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ : أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَشُرِحَ صَدْرِي إِلٰى كَذَا وَكَذَا، قَالَ قَتَادَةُ : فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ : إِلٰى أَسْفَلِ بَطْنِهِ، فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُعِيدَ

مَكَانَهٗ، ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَّحِكْمَةً، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ، يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ، فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا.

''میں بیت اللہ کے پاس ہلکی نیند میں تھا کہ اچانک ایک کہنے والے کی آواز سنی: تین بندوں کے درمیان والا آدمی۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھے وہاں سے لے گئے، پھر میرے پاس سونے کی ایک تھالی لائی گئی، جس میں زمزم کا پانی تھا۔ پھر پیٹ کے نیچے تک میرا سینہ چاق کیا گیا، میرے دل کو باہر نکال کر زمزم کے پانی سے دھویا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا، پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر ایک سفید جانور لایا گیا، جس کا نام ''براق'' تھا۔ جو جسامت میں گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اپنا ایک قدم انتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ پھر ہم چلے اور آسمان دنیا کے پاس آ گئے۔''

(صحيح البخاري: 3887، صحيح مسلم: 164، واللّفظ لهٗ)

⑧ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهٗ جَاءَهٗ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى، فِيمَا يَرٰى قَلْبُهٗ، وَتَنَامُ عَيْنُهٗ

وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ .

''جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس فرشتے آئے۔ نبی کریم ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا وہ ان میں سب سے بہتر ہیں، تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں، انہیں ساتھ لے لیں۔ اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے، جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں، لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ یہی ہوتا ہے، ان کی آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتے۔''(صحيح البخاري : 7517، صحيح مسلم : 162)

روایات میں تطبیق:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراج کی روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے، ہم کہتے ہیں اس اختلاف کی تطبیق موجود ہے، بالترتیب اعتراضات کے جوابات ملاحظہ ہوں؛

① ایک حدیث میں ہے کہ میں مکہ میں اپنے گھر تھا کہ جبریل علیہ السلام چھت کو چیر کر آئے، دوسری میں ہے کہ میں بیت اللہ کے پاس خواب اور بیداری کے درمیان تھا......

پہلے نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں سو رہے تھے، وہاں سے مسجد حرام لایا گیا، وہاں بھی آپ حطیم میں یا حجر میں سو گئے، پھر آپ کو جگایا گیا۔۔۔

② تین فرشتے آئے، جبکہ معراج تو جبریل علیہ السلام کی معیت میں ہوا؟

یہ درست ہے کہ معراج کی ذمہ داری جبریل علیہ السلام کو سونپی گئی تھی اور زمین پر تین

فرشتے آئے تھے۔اس کے بعد

تَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ .

''آپ ﷺ کو جبریل علیہ السلام ان فرشتوں سے لے گئے۔''

(صحيح البخاري : 7517)

ایک جانور لایا گیا، دوسری روایت میں ہے کہ وہ جانور براق تھا۔جس پر آپ ﷺ سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد اقصی تک گئے۔

③ ایک روایت میں حطیم یا حجر کا ذکر ہے، یہ راوی کا شک ہے۔

④ ایک روایت میں ہے کہ یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے، لیکن بات یہ ہے کہ بعثت سے پہلے آپ ﷺ مسجد حرام میں سوئے تھے کہ تین فرشتے آپ کے پاس آئے۔

پھر بعثت کے بعد معراج والی رات بھی وہی فرشتے آئے، جن کو آپ ﷺ نے بعثت سے پہلے خواب میں دیکھا تھا۔

بغیر براق کے آسمان پر گئے، مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر براق پر کیا، پھر اس کے بعد آسمان کی طرف بغیر براق کے گئے۔

اِسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ .

ان الفاظ کا معنی ہے کہ صبح کے وقت آپ مسجد حرام میں پہنچ چکے تھے۔

⑤ ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی، دوسری میں ساتویں آسمان کا ذکر ہے، اسی طرح ایک روایت میں ابراہیم علیہ السلام سے ساتویں آسمان پر ملے اور دوسری کے مطابق چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی۔

جاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور ابراہیم ساتویں پر ملے، واپسی پر موسیٰ علیہ السلام

ساتویں آسمان پر آ چکے تھے اور آپ ﷺ کو بار بار اللہ کے پاس واپس بھیجتے رہے اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر آ گئے۔

٦ ایک روایت کے مطابق سدرۃ المنتہی ساتویں آسمان پر ہے، صحیح مسلم (173) کی روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان پر ہے۔

تو یہ اصلاً چھٹے آسمان پر ہے، البتہ اس کی شاخیں ساتویں آسمان تک پہنچ گئی ہیں۔

نوٹ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے فرمان کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾(الإسراء : 60)

قَالَ : هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

''اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے، رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات بیت المقدس کی طرف سفر کروایا گیا۔''(صحيح البخاري : 3888)

❁ ابواسحاق شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى﴾(النّجم : 10)، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ : أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى جِبْرِيلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ .

''میں نے زر بن حبیش رحمہ اللہ سے فرمان باری تعالیٰ:﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى﴾ ''پس دو کمانوں یا اس سے کم فاصلہ رہ گیا، تو اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کرنی تھی، سو کی۔'' تو زر رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پَر تھے۔''

(صحيح البخاري : 4857، صحيح مسلم : 174)

❀ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾(الإسراء : 60)

قَالَ : أُسْرِيَ بِهٖ عِشَاءً إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَصَلّٰى فِيهِ، وَأَرَاهُ اللّٰهُ مَا أَرَاهُ مِنَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَصْبَحَ بِمَكَّةَ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهٗ أُسْرِيَ بِهٖ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

''فرمان الٰہی: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ ''ہم نے آپ کو جو چیز دکھائی، اسے لوگوں کے لئے آزمائش بنایا۔'' اللہ نے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف سفر کروایا، اس میں نماز پڑھائی، پھر آپ کو نشانیاں دکھائیں، صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کی اور لوگوں کو خبر دی کہ مجھے بیت المقدس کا سفر کروایا گیا ہے۔''

(تفسير الطّبري : 642/14، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں:

مَا فُقِدَ جَسَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَسْرٰى بِرُوحِهٖ .

''رسول اللہ ﷺ کا جسم وہیں رہا، اللہ نے آپ کی روح کو معراج کروایا۔''

(سيرة ابن اسحاق، ص 295)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ ''بعض آل ابی بکر'' مجہول ہیں۔

امام قوام السنہ اصبہانی رحمہ اللہ (۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ، وَهُوَ مِمَّا وُضِعَ رَدًّا لِّلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ .

''یہ روایت ثابت نہیں، اسے صحیح حدیث رد کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجّة :540/1)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْرٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : كَانَتْ رُؤْيَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى صَادِقَةً .

''آپ رضی اللہ عنہ سے جب رسول اللہ ﷺ کے معراج کے متعلق پوچھا جاتا، تو فرماتے: یہ اللہ کی طرف سے سچا خواب تھا۔'' (سيرة ابن هشام :400/1)

اس کی سند ضعیف ہے، یعقوب بن عتبہ کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، لہٰذا روایت منقطع ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یعقوب بن عتبہ کو طبقہ سادسہ میں ذکر کیا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 7825)

اس طبقہ کے راویوں کی صحابہ سے ملاقات نہیں ہوتی۔

معراج جسم اور روح دونوں کو ہوا:

❁ **علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:**

ثُمَّ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَسَدِهٖ عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

"پھر رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف اپنے جسم کے ساتھ لے جایا گیا، یہ قول صحیح ہے۔"

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد : 30/3)

❁ **شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں:**

أُسْرِيَ بِهٖ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، ثُمَّ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَإِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَكُلُّ ذٰلِكَ لِجَسْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقَظَةِ .

"رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت مسجد اقصیٰ کی طرف لے جایا گیا، پھر سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اور جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی، گئے، یہ سب مراحل آپ ﷺ نے بحالت بیداری جسم کے ساتھ طے کئے۔"

(حُجَّة اللّٰه البالغة : 320/2)

❁ **علامہ شنقیطی رحمہ اللہ (۱۳۹۳ھ) لکھتے ہیں:**

رُكُوبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبُرَاقِ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْإِسْرَاءَ بِجِسْمِهٖ لِأَنَّ الرُّوحَ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ الرُّكُوبُ عَلَى الدَّوَابِّ كَمَا هُوَ مَعْرُوفٌ، وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ

الصَّحِيحَةُ عَنْهُ : أَنَّهُ أُسَرِيَ بِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، وَأَنَّهُ عُرِجَ بِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى حَتّٰى جَاوَزَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَقَدْ دَلَّتِ الْأَحَادِيثُ الْمَذْكُورَةُ عَلٰى أَنَّ الْإِسْرَاءَ وَالْمِعْرَاجَ كِلَيْهِمَا بِجِسْمِهٖ وَرُوحِهٖ يَقَظَةً لَا مَنَامًا، كَمَا دَلَّتْ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا الْآيَاتُ الَّتِي ذَكَرْنَا، وَعَلٰى ذٰلِكَ مَنْ يُعْتَدُّ بِهٖ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُلْحِدِينَ .

''نبی کریم ﷺ کا براق پرسوار ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سفر جسم کو کرایا گیا، کیونکہ چوپاؤں پر سواری کرنا روح کی فطرت نہیں۔ یہ معروف بات ہے۔متواتر صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سفر کرایا گیا اور مسجد اقصیٰ سے معراج کرایا گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ ساتوں آسمانوں کے اوپر پہنچ گئے۔

مذکورہ احادیث دلالت کناں ہیں کہ اسرا اور معراج دونوں ہی جسم اور روح کو بیداری میں ہوئے تھے، نہ کہ عالم رؤیت میں۔ہم نے جو آیات ذکر کی ہیں، وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔اہل سنت والجماعت کے معتمد اہل علم کا بھی یہی موقف ہے،لہٰذا ملحدین کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(أضواء البَيان في إيضاح القرآن بالقرآن : 4/3)

❀❀❀❀❀❀❀